باسمہ سبحانہ

قل أطيعوا الله والرسول فإن تولوا فإن الله لا يحب الكافرين

سورۂ آل عمران

فتنۂ انکارِ حدیث

اور

اُس کا پسِ منظر

از

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمتہ اللہ علیہ

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

باسمہ سبحانہ

قل أطيعوا الله والرسول فإن تولوا فإن الله لا يحب الكافرين

سورۃ آل عمران

فتنۂ انکارِ حدیث

اور

اُس کا پس منظر

از

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی

ناشر

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں

احادیث شریفہ میں اعتقادیات اور عبادات کی تفصیلات کے ساتھ دیگر جامع تعلیمات بھی ہیں، مکارم اخلاق، اجتماعیات کے اصول، محاسن اعمال کے سلسلہ میں جو ارشادات کتب حدیث میں پائے جاتے ہیں ایک ہوشمند اور عقلمند آدمی ان کو دیکھ کر اس امر کے ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ارشادات ہیں۔ ان کی جامعیت اور نورانیت اور فصاحت و بلاغت سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ کلام نبی ہی کا کلام ہے، کسی دوسرے کا کلام نہیں، اس بات کے سمجھنے کے لیے قلب سلیم اور چشم بینا چاہیئے۔ جس سے منکرین و معترضین خالی ہیں۔

ایک اہم بات اور قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ کتب حدیث میں بکثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں مروی ہیں۔ جو اپنے موقعہ پہ صادق ہوتی رہی ہیں۔ اور ان میں سے کثیر تعداد میں وہ ہیں جو اب ہو بہو سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ اگر یہ حدیثیں مولویوں نے گھڑ لی ہیں (العیاذ باللہ) جیسا کہ منکرین حدیث کہتے ہیں تو یہ پیش گوئیاں کیوں صحیح ثابت ہو رہی ہیں، ان پیشین گوئیوں کا صحیح ثابت ہونا ہی احادیث شریفہ کے محفوظ ہونے کی مضبوط دلیل ہے، جو دشمنانِ دین کے شکوک و شبہات ختم کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اب ایک پیشین گوئی خود منکرین حدیث کے بارے میں سنیئے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ	حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ،

الکِندی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ یُوشِکُ الرَّجُلُ مُتَّکِأً عَلٰی اَرِیکَتِہٖ یُحَدَّثُ بِحَدِیثٍ مِّنْ حَدِیثِی فَیَقُولُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِیہِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاہُ وَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاہُ اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللہُ [1]

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک شخص اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اس سے میری حدیث بیان کی جائے گی تو کہے گا۔ کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں جو ہم حلال پائیں گے اسے حلال مانیں گے اور اس میں جو حرام بتایا گیا ہے اسے ہم حرام سمجھیں گے (یہ فرما کر آنحضرت سرورِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) خبردار جس چیز کو اللہ کے رسول ؐ نے حرام فرمایا ہے وہ انہیں چیزوں کی طرح حرام ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔

اس حدیث مبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایک پیشین گوئی کا ذکر ہے۔ جس میں جامع اور مختصر کلمات میں منکرین حدیث کے ظہور کی خبر دی ہے۔

---

[1] رواہ ابن ماجہ (باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ص والتغلیظ علی من عارضہ)

اور اُن کا حال بھی بتایا ہے کہ یہ لوگ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تکبر کے انداز میں انکار حدیث کریں گے۔ درحقیقت منکرین حدیث اگر انصاف پسند ہوتے تو صرف اسی ایک حدیث کو دیکھ کر انکارِ حدیث سے توبہ کر لیتے"

مذکورہ بالا حدیث میں جہاں یہ خبر دی کہ منکرین حدیث پیدا ہوں گے وہاں یہ بھی بتایا کہ وجہ انکار دولت یا حکومت کا نشہ ہوگا مسند پر متکبرانہ انداز میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور حدیث کا انکار کریں گے۔

ایک حدیث میں علی اریکتہ کے ساتھ لفظ شبعان [عہ] بھی مروی ہے یعنی پیٹ بھرا آدمی تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور حدیث کے ماننے سے انکاری ہوگا۔ قربان جائیے صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے، جنہوں نے انکارِ حدیث کا سبب بھی ساتھ ہی ساتھ بتا دیا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جو لوگ حدیث کے منکر ہیں وہی لوگ ہیں جو پیٹ بھرے ہیں۔ اور آرام دہ کرسیوں پہ بیٹھ کر احادیث شریفہ کا مذاق اڑاتے ہیں بیچارے تنگدست، سادہ لوح، مخلص بندوں کو نہ کفریہ باتیں سننے کی فرصت ہے، اور نہ ان کے پاس منکرین حدیث کا لٹریچر خریدنے کے پیسے ہیں۔ ان کے دلوں کی گہرائیوں میں الحمد للہ ایمان بیٹھ چکا ہے کسی فریبی کا جال انہیں زندیقیت میں نہیں پھانس سکتا"

منکرین حدیث نے جو لفظ "اہل قرآن" کا خوشنما لیبل لگا رکھا ہے۔ اس کا ذکر بھی سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی میں موجود ہے، کہ

عہ سنن ابو داود صہ ۲۷۶ ج ۲